ساجد داؤد

معلا نہیں

سے ایک ملاقات

جاوید اقب

جاوید اقبال اور مولانا ہیں "دھماکہ" کے ایک منظر

دھماکہ کے خالق کا دلچسپ انٹرو

مسٹر ملا نا پیچی کا نام جب پہلی بار سنا تو کچھ عجیب سا لگا۔ اس نام سے واقفیت بھی ایک فلم ہی کے توسط سے ہوئی تھی فلم کا نام تو ذہن سے محو ہو گیا۔ لیکن مولانا پیچی کا نام ذہن کے

شبنم فلم "دھماکہ" میں

کسی گوشے میں موجود ضرور رہا۔ ملنے کی تمنا تو پہلے سے تھی اور پھر جب دھماکہ خیز انداز میں یہ نام اخباروں میں چھپنے لگا تو ملاقات کی خواہش دن بدن شدت ہی اختیار کرتی چلی گئی اور پھر ایک دن یہ خواہش مجھے کشاں کشاں مولانا کے پاس لے گئی میرے ذہن میں کئی ایک سوالات تھے۔ جن کے بارے میں جاننے کے لئے بے تاب تھی۔ سننے میں آ رہا تھا کہ انہوں نے ایک نئی فلم کا آغاز کیا ہے۔ اس کا نام بھی بڑا برجستہ قسم کا رکھا گیا ہے یعنی "دھماکہ" یہ نام سن کر چند لمحوں کے لئے تو میں چونک پڑی۔ ذہن کے کسی گوشے سے آواز آئی۔ "یہ بھی کوئی نام ہوا۔ کتنا عجیب سا ہے۔ اس میں نغمیت" تو نام کو نہیں۔ لیکن نام ہے ایک دم ہٹ کا" ذہن کے کسی دوسرے کونے سے آواز آئی۔ میں نے مولانا پیچی سے سب سے پہلا سوال فلم کے نام کے بارے ہی میں کیا انہوں نے مجھے ایک نظر دیکھا۔ ان کی شخصیت اس وقت خاصی پُر اسرار لگ رہی تھی بالکل کسی جاسوسی ناول کے کردار معلوم ہو رہے تھے وہ چند لمحوں کے لئے خلا میں گھورتے رہے جیسے وہ فضاؤں کو بھی متوجہ کرنا چاہتے ہوں۔

www.wadi-e-urdu.com

ج:- یہ سوال اور بھی بہت سارے لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے۔ لوگوں کا فلم کے نام کے بارے میں تجسس میری پہلی کامیابی ہے میں چاہتا تھا کہ نام پڑھتے ہی لوگ چونک پڑیں۔ اس نام میں ایک خاص انفرادیت ہے اس قسم کا نام رکھنے کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ "ابن صفی" ہمارے ملک کے عظیم جاسوسی ناول نگار ہیں انہوں نے اس سے پہلے کسی فلم کے لئے کہانی نہیں لکھی حالانکہ بہت سے فلم سازوں نے ان پر زور بھی دیا۔ یہ میری خوش نصیبی (میں اسے خوش نصیبی ہی کہوں گا) تھی کہ ابن صفی صاحب میری فلم کے لئے کہانی لکھنے پر راضی ہو گئے۔ فلمی دنیا میں ابن صفی کی آمد کسی دھماکے سے کم نہیں اسی لئے میں نے اس فلم کا نام "دھماکہ" رکھا ہے۔ مولانا پیچی کا جواب میرے خود ساختہ شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے کافی تھا۔ یقیناً اس نام میں ایک خاص انفرادیت ہے اور سننے والا چونکے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ مولانا پیچی نے اپنی انفرادیت یہاں بھی برقرار رکھی۔ میں اپنی خیالات میں غلطاں تھی کہ ان کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ گرم گرم چائے کی پیالی میری منتظر تھی۔ انہوں نے جواب کے ساتھ ساتھ میرا ذہن بھی صاف ہو گیا۔ وہ میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور چائے کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پیالی اٹھا کر ایک چسکی لی اور میرے ذہن کی تھکاوٹ۔ دور ہو گئی میں نے تازہ دم ہو کر دوسرا سوال کیا۔

س ا: آپ ابن صفی کو فلمی دنیا میں تو لے آئے لیکن آپ
نے اس پر بھی غور کیا کہ یہ دنیا انہیں راس بھی آئے گی یا نہیں؟
میرا مطلب ہے ایسے ان کی شہرت کو دھبّا بھی لگ سکتا ہے

مولانا بچی نے چند ثانیوں کے لئے میری نظروں میں جھانکا www
جیسے وہ اس بارے میں میری اس رائے سے تصدیق
کرنا چاہتے ہوں۔ میں اپنی رائے کا ذرا کم ہی اظہار کیا کرتی
ہوں کیوں کہ آج کل کا دور ہی ایسا ہے۔ میں نے نظریں پھیر لیں
وہ تھوڑی دیر کے لئے رکے اور پھر مسکرا کر بولے۔

ج: آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے لیکن
ابن صفی صاحب [illegible] غور و فکر کرنے کے بعد راضی
ہوئے تھے اور میرے
خیال میں ان کا یہ فیصلہ صحیح اور درست ہے ان کی آمد سے
فلمی دنیا کو ایک اچھا آدمی مل جائے گا۔ اور یہ یقیناً ابن صفی کے
لئے عزت اور شہرت کا باعث ہوگا۔

خدا کرے مولانا بچی کی باتیں صحیح ثابت ہوں اور فلمی دنیا

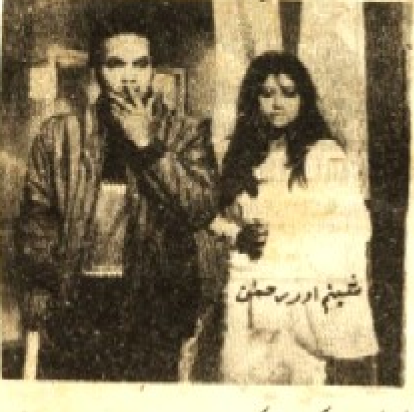

شبنم اور رحمان

کو ایک اچھے لکھنے والے کی امداد و اعانت حاصل ہو جائے ہماری
فلموں میں اوریجنل کہانیاں لکھنے والوں کی پہلے ہی کمی ہے ابن صفی
کی آمد اس کمی کو کسی حد تک پورا کرنے کی باعث بنے گی۔ میں

لے پیالے کا آخری گھونٹ حلق میں اتارا اور اس کے ساتھ ہی ذہن میں ایک اور سوال ابھر آیا۔

س۔ ابن صفی کے ناولوں میں مرکزی کردار "عمران" کا ہوا کرتا ہے "دھماکہ" میں یہ کردار کس نے ادا کیا ہے؟

ج۔ ابن صفی کے ناولوں "عمران سیریز" میں عمران کا مرکزی کردار ہوا کرتا ہے آپ کو شاید یاد ہو گا کہ بعض اوقات اپنے احکامات "بلیک زیرو" کے ذریعے اپنے ورکروں تک پہنچایا کرتا ہے اور "بلیک زیرو" کی شکل آج تک کسی نے نہیں دیکھی میری فلم میں بھی عمران کا چہرہ نظر نہیں آتا۔ البتہ اس کی آواز سنائی دیتی ہے ابن صفی صاحب نے عمران کے بجائے طنز و مزاح اور تجسس کو ابھارنے کی کوشش کی ہے فلم ناظرین کے لئے یقیناً یہ ایک نیا انداز ہو گا۔

وہ ابھی رکنے بھی نہ پائے تھے کہ میں نے ایک اور سوال کر ڈالا۔

س:۔ جاسوسی فلموں کا ٹیمپو بہت تیز ہوا کرتا ہے ٹیمپو کی تیز رفتاری فلم کی جان ہوتی ہے۔ مجرم کون؟ اور راز بھی کئی فلمیں سست ٹیمپو کی وجہ سے فلاپ ہو گئیں۔ حالانکہ ان کی کاسٹ بھی اچھی تھی۔

مولانا ہپی نے میرے اس سوال کو ختم بھی نہ ہونے دیا اور جھٹ سے بولے۔

ج:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جاسوسی فلموں کی جان ان کا تیز ٹیمپو ہوتا ہے۔ میں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ کہانی میں کہیں جھول نظر نہ آئے اور ناظرین تجسس کی کیفیت کا شکار رہیں ہم اس سلسلے میں کہاں تک کامیاب ہو سکے اس کا جواب تو فلم کی ریلیز پر ہی ملے گا۔ لیکن مجھے اس بات کی قوی امید ہے کہ ناظرین اس فلم کو اس لحاظ سے قابل ستائش پائیں گے

میں نے جھٹ آمین کہا۔ مولانا ہپی کی آنکھوں میں چند لمحوں کے لئے چمک پیدا ہوئی۔ جیسے وہ اپنی آنکھوں سے اپنی فلم کے عوامی خیر مقدم کا نظارہ کر رہے ہوں۔ ہمیں مولانا ہپی اور ان کی ٹیم سے بڑی توقعات وابستہ ہیں۔

س:۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جاسوسی فلموں میں گانوں کی تعداد کم ہونی چاہیئے یا پھر گانے بالکل نہیں ہونے چاہئیں۔ غیر ملکی جاسوسی فلموں میں عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔

انہوں نے سگریٹ کا کش لے کر دھواں فضا میں چھوڑا مجھے یوں احساس ہوا جیسے انہوں نے دھواں نہیں اڑایا بلکہ میرا سوال اڑا دیا ہے۔

ج:۔ اس قسم کا تاثر موجود تو ہے۔ لیکن ہمارے عوام گانوں کو کسی فلم کا اہم ترین جز تصور کرتے ہیں۔ میں نے عوامی مزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے گانوں کو فلم میں شامل کیا ہے جن

www.wadi-e-urdu.com

ایک بات کی وضاحت یہاں کر دینا چاہتا ہوں کہ میری فلم میں گانے زبردستی کے ٹھونسے ہوئے معلوم نہیں ہوں گے۔ ہر گانا اپنی جگہ موزوں اور مناسب ہے میرا مطلب یہ ہے کہ بھرتی کا معلوم نہیں ہوتا۔ اس فلم میں پانچ گانے اور ایک قوالی ہے ایک پیروڈی وحیدہ پروینہ "ظفر الملک" پر پکچرائز کیا گیا ہے میر تقی میر کی ایک غزل جمیس پر ہے اور ابن صفی کی ایک غزل حبیب ولی محمد کی آواز میں رشن پر ہے رونا لیلیٰ اور شہناز بیگم کے گائے ہوئے دو گانے شبنم پر پکچرائز کئے گئے ہیں۔ تین گانے ابن صفی اور دو گانے سرور بارہ بنکوی کے زور قلم کا نتیجہ ہیں یہ سارے گانے ریکارڈ ہو چکے ہیں عوام نے انہیں بہت پسند کیا ہے ریڈیو سے یہ گانے اکثر نشر ہوتے رہتے ہیں

شام کے سائے ڈھلنے لگے تھے اس کے ساتھ ساتھ سردی بھی زور پکڑ رہی تھی۔

میں نے جھٹ ایک اور سوال کر ڈالا ؟

س:۔ فلم "دھماکہ" کی کہانی ابن صفی کی نئی تخلیق ہے یا پرانی ؟

ج:۔ ابن صفی نے بے شمار کہانیاں لکھی ہیں۔ میں عوام کے لئے بالکل نئی چیز پیش کرنا چاہتا تھا۔ فلم "دھماکہ" کی کہانی خاص طور پر دھماکہ کے لئے لکھی گئی ہے فلم دیکھنے کے بعد عوام خود اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ آیا یہ ایک انوکھی کہانی ہے یا نہیں ہمیں امید ہے کہ "دھماکہ" کی کہانی بالکل نئی اور انوکھے انداز کی ہو گی۔ جسے فلمی شائقین ایک عرصے تک یاد رکھیں گے ملازم چائے کی ٹرے لے کر آگیا۔ اگر سچ پوچھا جائے تو اس وقت چائے کی ضرورت بڑی طرح محسوس ہو رہی تھی۔ سردی میں بتدریج اضافہ ہو رہا تھا۔ کراچی کا موسم بھی مزاج یار کی طرح سیکنڈوں میں رنگ بدلتا ہے مولانا ہی نے چائے بنانی شروع کی۔ میں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ایک اور سوال کر ڈالا۔

س:۔ عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی بہت زیادہ پبلسٹی کی ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ زیادہ پبلسٹی فلم کو لے ڈوبتی ہے آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے ؟

انہوں نے ہاتھ روک لئے۔ چائے بھی تیار ہو چکی تھی اور سوال بھی کیا جا چکا تھا۔ انہوں نے چائے کی پیالی اٹھائی اور چسکی لیتے ہوئے کہا۔

ج:۔ آج کا دور پبلسٹی کا دور ہے۔ اس کی اہمیت سے کسی کافر کو بھی انکار نہیں۔ غیر ممالک میں تو زیادہ زور پبلسٹی پر ہی دیا جاتا ہے جہاں تک میری فلم کی پبلسٹی کا تعلق ہے تو یہ بات زیادہ درست نہیں ہے کہ میں نے فلم کی پبلسٹی بہت زیادہ کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فلم کی پبلسٹی خود بخود ہو گئی ہے۔ اس کے پیچھے اس فلم کا نام "دھماکہ" کا ہاتھ ہے۔ عوام ایک دوسرے سے اس فلم کے بارے میں پوچھتے ہیں اور بڑی بے چینی سے فلم کے ریلیز ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں اس خیال سے متفق نہیں کہ زیادہ پبلسٹی فلم کو لے ڈوبتی ہے۔ اگر مناسب انداز میں پبلسٹی کی جائے تو فلم کے حق میں بہتر ثابت ہوتا ہے۔

اس پر مجھے ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور رسائل کے ذریعے عوام تک پہنچنے والے مقبول عام اشتہارات کا خیال آیا جو بچے بچے کی زبان پر ہیں۔ اگر پبلسٹی مناسب انداز میں کی جائے تو یقیناً سود مند ثابت ہوتی ہے۔ فلم کی ریلیز کی بات ہوئی تو عوام کی بے چینی کا لحاظ کرتے ہوئے دوسرا سوال میں نے کیا۔

س:۔ "دھماکہ" کب تک ریلیز ہو جائے گی ؟

میرے اس سوال پر مولانا ہی نے پہلو بدلا جیسے وہ خود بھی اس کے ریلیز ہونے کے لئے بے چین ہوں۔ کسی فنکار کی محنت کا صلہ اس وقت ملتا ہے جب اس کا شاہکار تیار ہو کر عوامی عدالت میں آجائے اور عوام اس کے حق میں فیصلہ دیں

ج:۔ "دھماکہ" ابھی مکمل نہیں ہے۔ میرا یونٹ شب و روز کام کر رہا ہے۔ پچھلے دنوں آؤٹ ڈور شوٹنگ کے لئے اپنا یونٹ لے کر گیا ہوا تھا۔ فلم تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ قوی امید ہے کہ اپریل کے مہینے میں ریلیز ہو جائے گی۔

س:۔ ایک تاثر یہ بھی ہے کہ آپ نے اس فلم میں مرکزی کردار ادا کرنے والے اپنے کردار کی بڑی پبلسٹی کی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ آپ نے خود اپنی پبلسٹی بہت کی ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی جاننے کی کوشش کروں گا کہ اس فلم کی تکمیل کے بعد آپ کا پروگرام کیا ہے ؟

میرا خیال تھا کہ اپنی پبلسٹی والی بات پر مولانا بپی ناک بھوں چڑھائیں گے اور لاحول سے آغاز کرتے ہوئے اپنی ناگواری کا اظہار کریں گے۔ مگر انہوں نے کمال اعتماد کے ساتھ جواب دیا۔

ج :- میں نے اپنی پبلسٹی پر زیادہ زور نہیں دیا۔ البتہ جب فلم کی پبلسٹی ہوگی تو دوسرے کرداروں کے ساتھ ساتھ میری پبلسٹی بھی ہوگی۔ جہاں تک اس فلم کی تکمیل کے بعد پروگرام کا تعلق ہے تو میں یہ بتا دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ اس کے بعد میں ابن صفی کی ایک اور کہانی پر فلم بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ دوسری طرف ابن صفی صاحب نے بھی اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ صرف میرے ساتھ کام کریں گے۔ یعنی صرف میری فلموں کے لئے کہانیاں لکھیں گے۔

مولانا بپی اور ابن صفی کا یہ اشتراک خدا کرے فلمی دنیا کے لئے نیک شگون ہو۔ میں نے انٹرویو کو مختصر کرتے ہوئے جھٹ سے ایک اور سوال کر ڈالا۔

س :- اس فلم کی ریلیز کے بعد "بپی ازم" اور "سوشلزم" کے پھیلنے کے امکانات کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ مولانا بپی نے اس پر ایک زوردار قہقہہ لگایا اور کہنے لگے۔

ج :- سیکرٹ سروس کا ایجنٹ کسی بھی بھیس میں رہ سکتا ہے۔ میرے خیال میں اس فلم کی ریلیز کے بعد بپی ازم کے پھیلنے کے زیادہ امکانات نہیں۔ اور نہ ہی میرا مقصد بپی ازم پھیلانے کا ہے اور جہاں تک سوشلزم کا تعلق ہے۔ تو عوامی دور ہے۔ مساوات کا دور دورہ ہے۔ اس کو فروغ ملے گا۔ ویسے میرا فلم بنانے کا مقصد اس قسم کے ازموں کو پھیلانا نہیں۔

مولانا بپی کے اس دوٹوک خیال نے ہمارے بھی بہت سارے خدشات دور کر دیئے۔ جہاں تک فیشن کا تعلق ہے وہ تو نت نیا اختیار کیا جاتا ہے۔

س :- عام طور پر فلمسازوں کو بڑے اداکاروں سے شکایت رہتی ہے۔ آپ کا تجربہ اس سلسلے میں کیا کہتا ہے؟ اس کے ساتھ ہی مختلف اداکاروں کو دیئے گئے کرداروں پر بھی روشنی ڈال دیں

مولانا بپی نے پہلو بدلا اور صوفے پر درست ہو کر بیٹھ گئے۔

ج :- میں اس سوال کا پہلے ہی منتظر تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فلمسازوں کو بڑے اداکاروں سے اکثر شکایت رہتی ہے میں اس سلسلے میں صرف اتنا کہوں گا کہ شبنم کا رویہ میرے ساتھ بالکل ویسا ہی رہا۔ جیسا بڑے اداکاروں کا ہوتا ہے۔ ویسے مجموعی طور پر اداکاروں نے میرے ساتھ بڑا تعاون کیا ہے۔ اس کے لئے میں ان کا شکرگزار ہوں۔ اور جہاں تک اداکاروں کو دیئے جانے والے کرداروں کا تعلق ہے تو وہ بھی سن لیجئے! میں نے اپنی فلم کے لئے ہیروئن کے طور پر شبنم کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ کردار جن باتوں کا متقاضی تھا وہ سب کی سب شبنم میں موجود ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ شبنم نے اپنے کردار کے ساتھ خوب انصاف کیا ہے۔ ناظرین اسے ایک عرصے تک یاد رکھیں گے۔ رنگیلا کو اس فلم میں ولین کے روپ میں پیش کیا گیا ہے۔ ان کی پرفارمنس بھی

دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی ایک بوڑھے کی فیشن ایبل نوجوان بیوی کے روپ میں خوب جچتی ہے۔ حنا نے شبنم کی ماں اور روشن ضمیر نے حنا کی ماں کا کردار ادا کیا ہے۔ انور شمیم کا بھائی بنا ہے اور

شائستہ قیصر ایک ہوٹل کی رقاصہ کے روپ میں جلوہ گر ہو رہی ہے میں خود جمیسن کے کردار میں سکرین پر آؤں گا۔ سب سے آخر میں میں اپنی فلم کے ہیرو جاوید کا ذکر کروں گا۔ "یہ دھاکہ" جاوید کی پہلی فلم ہے۔ عام طور پر لوگ نئے فنکاروں کو فلم میں لیتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ لیکن میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ نئے فنکاروں میں بھی ہیرے اور جواہرات موجود ہیں۔ بس کسی جوہر شناس کی ضرورت

ہے۔ جاوید نے میری توقع سے زیادہ اچھا کام کیا ہے۔ فلم شائقین بھی اس کے پرفارمینس کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے

میرے سوال ختم ہو چکے تھے لہذا میں نے اجازت چاہی۔ پیچھے

مولانا نے اپنے غیر ممالک کے سفر کے بارے میں بتایا کہ جب وہ باہر کے ملکوں میں گئے تو ان کے بال کٹے ہوئے اور داڑھی ترشی ہوئی تھی اور بقول ان کے دوسرے ممالک میں بیہودہ چیز پسند کی جاتی ہے جس میں عورتوں سا ایک نیا پن ہو۔ یہ سن کر مولانا ہی کی جدت پسندی کی داد دیتے ہوئے ان کے اچھے اور عمدہ سلوک کا شکریہ ادا کرکے میں فلیٹ سے نیچے آگیا۔